عزیزاللہ بوھیو

آیت کریمہ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ۬ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ کی معنی عمر رسول ہے

عام یا خاص مترجمین قرآن کی تقریباً اکثریت نے جملہ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ۬ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ کی معنی یہ کوئی بارہ گھنٹے والی رات قرار دی ہے جو کہ سراسر غلط ہے۔ انکی ایسی معنی کا ذکر بھی کروں وہ یہ کہ آیت فِیْھَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ ۝ (44-4) کے حوالہ سے کہا گیا ہے کہ اس ایک رات میں ایک سال کیلئے مخلوق میں سے کسی کے مرنے جینے اور انھیں روزی میں کمی اور بیشی کی بجٹ بنا کر دی جاتی ہے پھر اس معنی کیلئے ایسی حدیثیں بھی گھڑی گئی ہیں کہ اس رات میں جاگ کر نفل نمازیں پڑھ کر دعائیں مانگی جائیں کہ اس کے حصہ کی سالانہ بجٹ میں زیادہ سے زیادہ خیر وبرکت کے فیصلے کئے جائیں وغیرہ وغیرہ کوئی یہ نہ کہے کہ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ۬ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ (97-1) کی معنی میں اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ (44-3) کی معنی داخل کی گئی ہے کیونکہ لیلۃ مبارکۃ بھی کتاب مبین کے نزول کو کہا گیا ہے بحوالہ (2-44) اور لیلۃ القدر کیلئے بھی فرمایا گیا ہے کہ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ ۚ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ ۝ (97-4) سو لیلۃ القدر، اور لیلۃ مبارکۃ دونوں نزول قرآن حکیم کے حوالہ سے ہیں۔

اس مقام پر یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ قرآن حکیم میں جس جگہ بھی صرف راتوں کا ذکر کیا گیا ہے اس جگہ دن از خود بغیر ذکر کے بھی مراد لئے جائیں گے اسی طرح جس جگہ بھی صرف دنوں کا ذکر کیا گیا ہے تو وہاں راتیں بھی از خود مراد لی جائیں گی حوالہ کیلئے ملاحظہ فرمائیں سورت مریم میں قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ۝ (10-19) اس مقام پر جو تین راتیں لوگوں کے ساتھ باتیں کرنے کی منع کی گئی ہے تو ان میں دنوں کو بھی شامل سمجھا جائے گا اسی طرح سورت آل عمران میں ہے کہ قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ (41-3) اس جگہ ذکر تو

صرف دنوں کا ہے لیکن راتیں بھی انمیں از خود بغیر ذکر کے مراد لی جائیں گی سو لیلۃ القدر کی معنی دور اور زمانہ ہے جس عرصہ میں نزول قرآن ہوا، سو لیلۃ القدر کی معنی وہ دور اور زمانہ ہے جس میں تنزل الملائکۃ والروح فیھا جن ہزار مہینوں کے دور میں نزول قرآن ہو یا جس عرصہ میں نزول قرآن ہوتا رہے گا وہ سارا دور لیلۃ القدر ہے وہ سارا دور لیلۃ مبارکۃ ہے صرف ایک رات نہیں۔ روح کی معنی قرآن، جس کیلئے ملاحظہ فرمائیں وَكَذٰلِكَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا ؕ (سورت الشوریٰ آیت 52) یعنی اسی طرح وحی کی ہم نے تیری طرف روح، اپنے قانون کے مطابق۔ لیلۃ القدر اور لیلۃ مبارکہ کی جو معنی لمبا عرصہ اور زمانہ ایک ہزار مہینے کی گئی ہے اسی طرح قرآن حکیم نے لیلۃ کی طرح ایک دن کو بھی ایک ہزار سال کا دور اور عرصہ تعبیر فرمایا ہے پھر یقین سے اس میں دن کی طرح راتیں بھی ہوں گی پڑھ کر دیکھیں سورت الحج کی آیت نمبر 47 یہ تو ایک دن کا اتنا دورانیہ ہوا لیکن قرآن حکیم نے تو سورت المعارج میں ایک دن کا دور اور زمانہ پچاس ہزار سال بھی بتایا ہے فرمایا کہ تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ وَ الرُّوۡحُ اِلَيۡهِ فِىۡ يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗ خَمۡسِيۡنَ اَلۡفَ سَنَةٍ‌ۚ‏ (4-70) سو سورت لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ؕ‏ (3-97) میں بھی لیلۃ القدر کا دور اور زمانہ عمر نبوت ایک ہزار ماہ کا عرصہ مراد ہے بارہ گھنٹے والی رات مراد نہیں ہے جس میں نفلیں پڑھکر سال کی بجٹ میں برکت مانگی جاتی ہے۔

سو جسطرح ایک ہزار سال کا ایک دن ہوتا ہے (47-22) اور بچاس ہزار سال کا بھی ایک دن ہوتا ہے (4-70) تو پھر ہزار ماہ یعنی 83 سال چار ماہ کی ایک رات کیوں نہیں ہو سکتی؟ اور اسے نزول قرآن کی وجہ سے قرآن حکیم نے لیلۃ القدر بھی کہا اور لیلۃ مبارکۃ بھی کہا (3-44) اب مہربان قارئین کو آیت لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ؕ‏ (3-97) کی آنیوالی آیت کریمہ میں مزید تعارفی تشریح اور تفسیر پر بھی غور کرنا ہے جو آیت لفظ تنزل کے ساتھ شروع ہوئی ہے یہ لفظ علم صرف میں مضارع کا صیغہ ہے جس کے خواص میں سے اسکے عمل میں حال اور مستقبل کے دونوں

زمانے مراد لئے جاتے ہیں پھر تنزل کی معنی ہوگی نازل ہوتے رہیں گے ان ہزار مہینوں کے عرصہ میں ملائک اور قرآن انکے رب کے قانون کے ساتھ سارے معاملوں کے احکام سلامتی کے ساتھ اتنے تک جو افق کے اوپر صبح ابھر آئے۔ محترم قارئین یہ صاف صاف معنوں میں عمر رسول نہیں تو اور کیا معنی ہو سکتی ہے؟ میں قارئین کی خدمت میں قرآن کو قرآن سے سمجھنے کیلئے سورۃ القدر کی تفسیر اور تعبیر سمجھنے کیلئے اپیل کرتا ہوں کہ سورت الدخان کی آیات شروع سے نمبر سات تک کے اوپر ملا کر غور فرمائیں جن میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ حلیم اور حمید کا فرمان ہے کہ ہم نے اس کھلی کتاب کو نازل کیا برکت والی رات میں ہم ازل سے ڈرانے والے رہے ہیں (نافرمانیوں سے) اسی مبارک رات میں (یعنی دور نبوت 83 سال چار ماہ میں) فیصلہ کیا جائے گا (25-5) ہر معاملہ کا حکمت کے ساتھ۔ اسکے بعد محترم قارئین کو اگلی آیت (5-44) کے اوپر غور کرنا چاہیے کہ یہ ایسے سارے فیصلوں کیلئے ہم اپنی طرف سے رسول کو بھیجنے والے ہوتے ہیں جو رسول اور اس کو دی ہوئی کتاب مبین تیرے رب کی طرف سے رحمت ہی ہوا کرتی ہے۔

میں پھر سے غور کرنے کی اپیل کرتا ہوں کہ لیلۃ مبارکۃ میں سارے معاملے نمٹانے کیلئے اور ہزار ماہ کے دور میں نزول ملائکہ اور قرآن کے الفاظ کو آیت (5 تا 3-44) سے ملا کر غور کیا جائے تو تصریف آیات کا قانون (41-17) خود بخود عمر نبوت اور زمانہ ہزار ماہ سے دور رسالت کی ہی نشاندہی کر رہا ہے۔

جن لوگوں نے لیلۃ القادر کی معنی بارہ گھنٹے والی رات قرار دی ہے وہ لوگ اس میں نزول قرآن کی دھیرے دھیرے نازل کرنے والی قرآنی اطلاع کے بعد پھنس گئے ہیں پھر اپنی جہالت کو چھپانے کیلئے لکھتے ہیں کہ قرآن پہلی بار دنیاوی آسمان تک سارا کا سارا ایک ساتھ اترا ہے اس کے بعد تھوڑا تھوڑا کر کے زمین پر اتارا گیا ہے یہ جاہلانہ حیلہ ہے لیلۃ القدر کو ہزار ماہ کے عمر والے عرصہ سے کاٹ کر الگ کرنے کا۔ ورنہ رواں دور میں بٹن دبانے سے لاکھوں میل پرے ای میل کے ذریعے واٹس ایپ کے ذریعے منٹوں میں کتابیں بھیجی جاتی ہیں سو قرآن سمجھنے کیلئے بیچ میں اسٹیشن کیوں۔ ویسے جن لوگوں نے اپنی حدیثوں میں نزول قرآن کو سماوی جغرافیائی جگھوں سے منتھی کیا ہے ایسے لوگ کیا نہیں

جانتے کہ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ (2-89) کہ قرآن اللہ کے ہاں سے ملا ہے اللہ کا آسمانوں سے تعلق جوڑنا یہ اسکے لئے مکان ثابت کرنا ہے جب کہ وہ لا مکان ہے ہر جگہ موجود ہے۔ مطلب کہ لیلۃ القدر کی معنی بارہ گھنٹے والی رات قرار دینا اور قرآن کا پہلا نزول نچلے آسمان تک بتانا یہ سب حدیث سازوں کے حیلے ہیں جن سے وہ عمر رسول کو گم رکھنا چاہتے ہیں ورنہ اللہ عزوجل نے تو اپنے رسول کو بتایا ہوا ہے کہ ہم نے تجھ پر جو قرآن نازل کیا ہے وہ جدا جدا مسائل کے حوالوں سے نازل کیا ہے تا کہ ٹھہر ٹھہر کر دھیرے دھیرے تو انکے سامنے پڑھ (سورت الاسراء 17- آیت 106) جب اللہ کا نزول قرآن سے مقصد ہی مسائل زمانہ کے حوالوں سے لوگوں کو اسے پڑھانا ہے تو پھر اسے ایک ہی بار سارا قرآن دنیا والے آسمان تک اتارنے سے کیا مقصد؟